# اِن شاء اللہ سے قسم بے اثر!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

قسم کے متصل بعد ان شاء اللہ کہنے سے قسم بے اثر ہو جاتی ہے، پھر اگر اس قسم کا لحاظ نہ رکھے، تو گناہ گار نہیں ہوگا۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸) لکھتے ہیں:

اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی أَنَّ مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ لَيَقْضِيَنَّ دَيْنَ غَرِيمِهٖ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَوْ لَيَرُدَّنَّ وَدِيعَتَهٗ أَوْ غَصَبَهٗ، أَوْ لَيُصَلِّيَنَّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَوْ لَيَصُومَنَّ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ، فَإِنَّهٗ إِذَا لَمْ يَفْعَلِ الْمَحْلُوفَ عَلَيْهِ لَا يَحْنَثُ مَعَ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهٗ بِهٖ لِقَوْلِهٖ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَعُلِمَ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَشَأْ مَعَ أَمْرِهٖ بِهٖ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص یوں قسم اٹھائے کہ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ کل میں قرضہ یا دیت ادا کر دوں گا یا غصب شدہ چیز لوٹا دوں گا یا ظہر یا عصر پڑھوں گا یا رمضان کے روزے رکھوں گا وغیرہ، پھر اگر وہ اس قسم کو پورا نہیں کر سکا تو کفارہ نہیں ہوگا، کیوں کہ اس نے ان شاء اللہ کہہ دیا تھا کہ اللہ چاہے گا، تو کروں گا اور اللہ نے نہیں چاہا کہ وہ ایسا کرے۔''

(مجموعة الرّسائل والمسائل : ١٥١/٥)

❀ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ حَلَفَ عَلٰی شَيْءٍ ثُمَّ قَالَ مَوْصُولًا بِکَلَامِهٖ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی، أَوْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ، أَوْ إِلَّا أَنْ لَّا يَشَاءَ اللّٰهُ، أَوْ نَحْوَ هٰذَا، أَوْ إِلَّا أَنْ أَشَاءَ، أَوْ إِلَّا أَنْ لَّا أَشَاءَ، أَوْ إِلَّا إِنْ بَدَّلَ اللّٰهُ مَا فِي قَلْبِي، أَوْ إِلَّا أَنْ يَبْدُوَ إِلَيَّ، أَوْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ فُلَانٌ، أَوْ إِنْ شَاءَ فُلَانٌ، فَهُوَ اسْتِثْنَاءٌ صَحِيحٌ وَّقَدْ سَقَطَتِ الْيَمِينُ عَنْهُ بِذٰلِكَ، وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ إِنْ خَالَفَ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ .

''کسی کام پر قسم اٹھانے کے بعد اگر کہے کہ اللہ کی قسم! ان شاءاللہ میں فلاں کام کروں گا یا ایسے کہے کہ اگر اللہ نے چاہا، تو یہ کام کروں گا، یا کہے: اگر اللہ نے نہ چاہا تو نہیں کروں گا۔ ایسے الفاظ کا استعمال بھی درست ہے کہ اگر میں چاہوں گا کردوں گا نہ چاہا، تو نہیں کروں گا یا یوں کہے کہ کام کروں گا، اگر اللہ نے میرا ارادہ نہ بدلا یا مجھے کوئی اور کام نہ کرنا پڑا تو، اسی طرح قسم کو کسی ذات کے ساتھ معلق کر دینا کہ اگر فلاں نے چاہا تو کروں گا ورنہ نہیں، تو یہ سبھی صورتیں قسم کو بےاثر کر دیتی ہیں۔ اب اگر یہ قسم توڑ بھی دے، تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔''

(المُحلّٰی بالآثار : ٣٠١/٦)

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللّٰهِ : لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰی سَبْعِينَ

امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ أَوِ الْمَلَكُ : قُلْ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِسَائِهٖ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَ تْ بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَوْ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لَّهٗ فِي حَاجَتِهٖ .

''اللہ کے نبی سیدنا سلیمان بن داود علیہما السلام نے قسم اٹھائی کہ آج رات ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، سبھی بیٹا جنم دیں گی اور وہ سب بیٹے اللہ کے رستے میں قتال کریں گے۔ آپ کے ساتھی یا فرشتے نے عرض کیا: ان شاءاللہ کہہ لیجئے، سیدنا سلیمان علیہ السلام ان شاءاللہ کہنا بھول گئے، تو ایک ہی عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ بھی معذور، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ان شاءاللہ کہہ دیتے، تو ان کی قسم بھی نہ ٹوٹتی اور حاجت برآوری بھی ہو جاتی۔''

(صحيح مسلم : ١٦٥٤)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِينٍ، فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى .

''ان شاءاللہ کہہ کر اٹھائی جانے والی قسم پر کفارہ نہیں ہوتا۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٠/٢، سنن أبي داود : ٣٢٦١، سنن النّسائي : ٣٨٦٠، سنن التّرمذي : ١٥٣١، سنن ابن ماجه : ٢١٠٥، وسندهٗ صحيحٌ)

مسند حمیدی (۷۰۷) میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر دی ہے، ان کے بہت سارے متابع بھی ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے ''حسن''، امام ابن الجارود

(۹۲۸)، امام ابوعوانہ (۵۹۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۳۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى ، فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ .

''جس نے ان شاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی، وہ چاہے، تو کام کرے، چاہے تو چھوڑ دے، اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔'' (سنن أبي داود : ۳۲٦۲، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں؛

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الِاسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ مَوْصُولًا بِالْيَمِينِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ المُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ .

''اس حدیث پر اکثر اہل علم صحابہ کا عمل ہے کہ اگر ان شاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی جائے، تو اس قسم پر کفارہ نہیں ہوگا۔ یہ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : ۱۵۳۱)

❁ راویٔ حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ : وَاللّٰهِ! ثُمَّ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ، لَمْ يَحْنَثْ .

''جس نے یوں قسم اٹھائی کہ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ میں یہ کام کروں گا۔ پھر وہ

کام نہیں کیا، تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔‘‘

(مؤطّأ الإمام مالك : ٤٧٧/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

كُلُّ اسْتِثْنَاءٍ مَّوْصُولٌ، فَلَا حَنَثَ عَلٰى صَاحِبِهٖ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَوْصُولٍ، فَهُوَ حَانِثٌ.

’’ان شاء اللہ قسم کے ساتھ ہی کہہ دے، تو کفارہ نہیں ہے، لیکن قسم کے ساتھ نہ کہے، تو کفارہ ہوگا۔‘‘(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٤٧/١٠، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ إِنْ كَانَ فِي نَسَقِ الْكَلَامِ دُونَ انْقِطَاعٍ بَيِّنٍ فِي الْيَمِينِ بِاللّٰهِ أَنَّهٗ جَائِزٌ.

’’اس پر اجماع ہے کہ اگر ان شاء اللہ کلام کے فورا بعد کہا جائے، اس طرح کہ کلام اور ان شاء اللہ میں واضح انقطاع نہ ہو، تو یہ طریقہ جائز ہے۔‘‘

(التّمهيد لما في المُوَطّأ من المعاني والأسانيد : ٣٧٤/١٤)

❁ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں؛

إِجْمَاعٌ لِّلْأُمَّةِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَكَمَ بِأَنَّ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَوْ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ حَلَفَ فَإِنَّهٗ إِنْ فَعَلَ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَفْعَلَهٗ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَلْزَمُهٗ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَوْ شَاءَ لَأَنْفَذَهٗ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا

تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ﴾ .

''امت کا اجماع ہے کہ جو ان شاء اللہ کہہ کر کسی بھی کام پر قسم اٹھالے، تو اختیار ہے کہ چاہے تو کرے، چاہے تو نہ کرے، اس پر کفارہ نہیں ہوگا، یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ کیونکہ اگر اللہ چاہتا، تو وہ کام ہو جاتا، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ﴾ (ان شاء اللہ کہے بغیر کبھی نہ کہیں کہ میں کل یہ کام کروں گا۔)''

(الفِصَل في المِلَل : ٨٦/٣)

## قسم میں استثنا کی شرائط:

① قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہنے کا مقصد یہ ہو کہ میں اللہ کی مشیت پر چھوڑ رہا ہوں، قسم فقط تبرک کے لئے نہ ہو۔

② قسم جس وقت اٹھائی جائے، ان شاء اللہ بھی اسی وقت کہا جائے، بعد میں کہنے کا فائدہ نہیں۔

③ صرف دل میں ان شاء اللہ کہنا کافی نہیں، بلکہ زبان سے بھی کہنا ہوگا۔

**فائدہ:** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ عَلٰى يَمِينٍ فَلَهٗ أَنْ يَسْتَثْنِيَ وَلَوْ إِلٰى سَنَةٍ .

''اگر کوئی قسم اٹھالے، تو سال بعد بھی ان شاء اللہ کہہ کر استثنا کر سکتا ہے۔''

(المستدرك على الصَّحيحين للحاكم : ٣٣٦/٤، ح : 7833)

اس کی سند ضعیف ہے، اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔